شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

فتنہ انکار حدیث کا علمی تعاقب

کتابی شکل میں انکار حدیث کے فتنہ کی خبر سب سے پہلے مقتدائے اہل سنت حضرت امام شافعی (المتوفی ۲۰۴) نے اپنے رسالہ اصول فقہ میں لی ہے جو ان کی مشہور کتاب الام کی ساتویں جلد کے ساتھ منضم اور بہت مفید اور مدلل رسالہ ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱) نے بھی اطاعت رسول کے اثبات میں ایک مستقل کتاب لکھی اور قرآن وحدیث سے مخالفین کی خوب معقول تردید کی ہے۔ اس کا کچھ حصہ حافظ ابن القیم (المتوفی ۷۵۱ھ) نے اپنی تالیف اعلام الموقعین (جلد ۲ ص ۲۱۷) میں نقل کیا ہے۔

علماء اہل مغرب میں سے شیخ الاسلام ابو عمر ابن عبد البر (المتوفی ۴۶۳ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب جامع بیان العلم وفضلہ میں اس فرقے کے بعض باطل اور حیا سوز نظریات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیری ہیں۔ ایسے ہی بعض بد باطن اور زائغین سے امام حاکم (المتوفی ۴۰۵ھ) کو بھی سابقہ پڑا تھا جس کی شکایت انہوں نے مستدرک جلد ۱ ص ۳ میں کی ہے کہ وہ رواۃ حدیث پر سب وشتم کرتے اور ان کو مورد طعن قرار دیتے ہیں۔ علامہ ابن حزم نے الاحکام میں اس باطل گروہ کے کاسد خیالات کے بخیے ادھیڑے ہیں اور ٹھوس عقلی اور نقلی دلائل سے ان کا خوب رد کیا ہے۔ امام غزالی (المتوفی ۴۰۵ھ) نے اپنی معروف تصنیف المستصفی میں اس گمراہ طائفہ کے مزعوم دلائل کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیے اور عقلی دلائل کے بے پناہ سیلاب میں اس گمراہ ٹولہ کے خود ساختہ براہین کو خس وخاشاک کی طرح بہا دیا ہے۔ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر یمانی (المتوفی ۹۱۱ھ) نے بھی اس حزب باطل کی تردید میں اپنی انوکھی تالیف الروض الباسم میں کافی وزنی اور ٹھوس دلائل پیش کیے ہیں اور حضرت امام سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) نے بھی اس ناپاک فرقہ کی مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ میں خوب تردید کی ہے اور دین قویم کی حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی متعدد علماء حق نے حدیث کے حجت ہونے اور نہ ہونے کے مثبت اور منفی پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس باطل اور گمراہ کن نظریہ کی کہ حدیث حجت نہیں ہے، اچھی خاصی تردید کی ہے اور معقول و مبنی برانصاف دلائل کے ساتھ حق اور اہل حق کی طرف سے مدافعت کی ہے۔